حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ ایمان افروز واقعات حضرت مسیح موعود کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں

رب العالمین کے مظہر بننے کیلئے تم اپنے ہاتھ سے کام کرو اور غرباء کی خدمت پر کمر بستہ رہو

بیماروں کے علاج میں حد درجہ کی جانسوزی اور پھر خدا کی رضا پر راضی رہنے کے سبق آموز واقعات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مئی 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم مئی 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود جب حضرت مسیح موعود کی سیرت کے واقعات بیان فرماتے ہیں تو بڑی باریکی سے اس میں سے وہ نتائج اخذ کرتے ہیں جو ایک مومن کو ایمان کے صحیح راستوں کی طرف نشاندہی کر کے اسے خدا تعالیٰ اور دین کی حقیقی شناخت کرنے والا اور اس کا ادراک پانے والا بناتا ہے، ایک دفعہ آیت الکرسی کی تفسیر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے سوا کسی کو نہیں پوجتے اور غیر اللہ کی عبادت نہیں کرتے، البتہ ان کی نیازیں دیتے اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں اور وہ ہماری شفاعت خدا تعالیٰ کے حضور کریں گے۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ہمارے حکم کے بغیر تو کوئی شفاعت نہیں کرسکتا۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود بہت بڑے انسان تھے مگر آپ نے بھی جب نواب محمد علی خان صاحب کے بیٹے عبدالرحیم خان کے لئے جبکہ وہ بیمار تھا دعا کی تو الہام ہوا کہ یہ بچتا نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ الٰہی میں اس لڑکے کے لئے شفاعت کرتا ہوں تو اس پر الہام ہوا کہ میری اجازت کے بغیر تم کیونکر شفاعت کرسکتے ہو۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جب مجھے یہ الہام ہوا تو میں گر پڑا اور بدن پر رعشہ شروع ہو گیا اور قریب تھا کہ میری جان نکل جاتی لیکن جب یہ حالت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں شفاعت کی اجازت دی جاتی ہے۔ چنانچہ آپ نے شفاعت کی اور عبدالرحیم خان اچھے اور صحت یاب ہو گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کے ساتھ اپنی قدرت کے عجائبات دکھلایا کرتا تھا۔ اس کی ایک مثال دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود اپنے سب سے چھوٹے بیٹے مبارک احمد جو کہ بیمار تھا کے علاج میں ساری ساری رات جاگتے تھے اور اس محنت کی وجہ سے آپ کو کھانسی ہو گئی۔ ایک دوست باہر سے تشریف لائے اور تحفے کے طور پر کچھ پھل لے کر آئے۔ حضرت مسیح موعود نے اس میں سے کیلا اٹھایا اور فرمایا کہ یہ کھانسی میں کیسا ہوتا ہے، میں نے کہا اچھا تو نہیں ہوتا مگر آپ مسکرائے اور چھیل کر کھانے لگے، جب میں نے دو تین مرتبہ اصرار کیا تو فرمانے لگے مجھے ابھی الہام ہوا ہے کہ کھانسی دور ہو گئی۔ چنانچہ کھانسی اسی وقت جاتی رہی حالانکہ اس وقت نہ کوئی دوا استعمال کی اور نہ کوئی پرہیز کیا۔ تو یہ الٰہی تصرف ہے۔ حضور انور نے پنڈت لیکھرام کی موت کے بارے میں حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا واقعہ بیان فرمایا اور فرمایا کہ یہ مثال اس امر کی ہے کہ صحت اور حفاظت کے سامانوں کے باوجود بھی انسان ہلاک ہوسکتا ہے۔ حضور انور نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی وفات پر حضرت مسیح موعود کا صبر دکھانا اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کا واقعہ بیان فرمایا۔ آپ نے مسکراتے چہرے کے ساتھ تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی وفات کے متعلق خدا تعالیٰ نے پہلے ہی سے بتا دیا تھا کہ یہ چھوٹی عمر میں اٹھا لیا جائے گا۔ فرمایا کہ یہ تو خوشی کا موجب ہے کہ خدا تعالیٰ کا نشان پورا ہوا۔

حضور انور نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی ذہانت اور ذکاوت کے متعلق حضرت مصلح موعود کا بصیرت افروز اقتباس پیش فرمایا۔ پھر حضرت مصلح موعود کا بیان فرمودہ ایک واقعہ کا ذکر فرمایا کہ ہماری ایک چھوٹی ہمشیرہ جو چند ماہ کی تھی فوت ہو گئی تو اس کو دفن کرنے کے لئے اس کی نعش کو حضرت مسیح موعود نے خود اپنے ہاتھوں پر اٹھا لیا۔ اس وقت مرزا اسماعیل بیگ صاحب آگے بڑھے اور کہنے لگے حضور نعش مجھے دے دیجیے میں اٹھا لیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ میری بیٹی ہے اور بیٹی ہونے کے لحاظ سے ایک جسمانی خدمت جو اس کی آخری خدمت ہے یہی ہوسکتی ہے کہ میں خود اس کو اٹھا کر لے جاؤں۔ حضرت مصلح موعود اس کا نتیجہ نکالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے ضروری ہے کہ مخلوق کی جسمانی خدمت بجا لاؤ۔ رب العالمین کے مظہر بننے کے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے ہاتھ سے کام کرو اور غرباء کی خدمت پر کمر بستہ رہو۔ پھر حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے توکل علی اللہ، قبولیت دعا اور سچائی پر کامل یقین ہونے کا ایک واقعہ حضرت مصلح موعود کا بیان کردہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے برگزیدوں کے ذریعے متواتر غیب کی خبریں دیتا ہے جن کے پورا ہونے پر مومنوں کا ایمان اور بھی ترقی کر جاتا ہے۔ پھر حضور انور نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کے چٹائی سے گر کر زخمی ہونے کا حضرت مسیح موعود کا کشفی نظارہ اور پھر من و عن اس کے پورا ہونے کا واقعہ بیان فرمایا۔ پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ پنجاب میں کوئی شخص آپ کا معتقد نہ تھا اور اب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا کے تمام براعظموں میں احمدی پھیل گئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ واقعات یقیناً ایمان اور یقین میں اضافہ کرنے والے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا جائے۔ حضور انور نے آخر پر مکرمہ نسیم محمود صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمود احمد صاحب کراچی کی وفات پر مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔